سوال

(389) بھینس کی حلت قرآن وسنت کی روشنی میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث حضرات بھینس کا حلال ہونا قیامت تک قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کر سکتے، ہاں اگر فقہ حنفی کو تسلیم کر لیا جائے تو مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقہ حنفی منزل من اللہ نہیں ہے جس کا اتباع ضروری ہو اگر ایسا ہوتا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردان رشید امام ابویوسف اور امام محمد; امام صاحب کی 1/3 حصے سے مخالفت نہ کرتے، مثلاً: امام صاحب کے نزدیک بٹائی پر زمین لے کر کاشت کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح نومولود کا عقیقہ کرنا بھی ان کے نزدیک غیر مشروع ہے، جبکہ صاحبین نے اپنے امام کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے جواز استحباب کا فتویٰ دیا ہے۔ قرآن کریم نے اس امت کو ''ماانزل'' کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لوگو! جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اس کے علاوہ دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔'' [۷/الاعراف: ۳]

اللہ تعالیٰ نے بطور شریعت دو ہی چیزیں نازل کی ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرا اس کا بیان، یعنی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ماانزل'' میں بھینس کی حلت اس طرح ہے کہ اس میں ان چیزوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے جو حرام ہیں، مثلاً: جانوروں میں سے وہ حرام ہیں جو نیش دار، یعنی کچلی والے ہیں اور پرندوں میں وہ حرام ہیں جو چنگال دار، یعنی پنجے سے شکار کرتے ہیں اور پنجے ہی سے پکڑ کر کھاتے ہیں، بعض حرام جانوروں یا پرندوں کا نام بھی لیا ہے، مثلاً: گھریلو گدھا، کتا اور کوا وغیرہ۔ اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہیں جنہیں مارنے کا حکم ہے، مثلاً: چھپکلی وغیرہ یا جنہیں مارنے سے منع کیا گیا ہے، مثلاً: بلی اور مینڈک وغیرہ، ان کے علاوہ جتنے بھی جانور یا پرندے ہیں، سب حلال ہیں۔ بھینس ان حرام جانوروں کی فہرست میں کسی طرح بھی داخل نہیں ہے۔ اس بنا پر اس کے حلال ہونے میں کیا شبہ ہے، اس لئے ہمیں مزعومہ فقہ حنفیہ کا سہارا لینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر شریعت کی نظر میں فقہ حنفی کی اتنی ہی قدروقیمت ہے تو حجتہ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا اعلان چہ معنی دارد۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے اسی (80) سال بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اگر فقہ حنفی کا وہی مقام ہے جس کے لئے اس قدر زور صرف کیا جا رہا ہے تو اسی (80) سال تک دین نامکمل رہا۔ جسے فقہ حنفی نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ نعوذ باللہ اس فکر کو تسلیم کر لینے سے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ بہرحال ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم اور حدیث ایک مکمل شریعت ہے جس کی تکمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی۔ اسے کسی قسم کی پیوندکاری کی ضرورت نہیں ہے اور یہ مکمل دین قیامت تک کے لئے ہے۔ ہمارے نزدیک دین اور شریعت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا نصاً یا اشارةً اقتضائے قرآن وحدیث میں ذکر نہ ہو۔ اگر کوئی ہے تو اسے پیش کیا جائے۔ دیدہ باید

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:394